www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

شریعت بل کی کہانی ــــ کچھ اپنی کچھ اُن کی زبانی

بلّی بالآخر تھیلے سے باہر آگئی!

۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء کو سینٹ کے دو ارکان مولانا سمیع الحق اور قاضی عبد اللطیف نے سینٹ میں نفاذِ شریعت بل پیش کیا ــــ اس بل میں شریعت کی تعریف یوں کی گئی تھی کہ :

(ا) "شریعت سے مراد دین کا وہ خاص طریقہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیا ہے۔

(ب) شریعت کا اصل ماخذ قرآنِ پاک اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(ج) کوئی حکم یا ضابطہ، جو اجماعِ اُمت سے ثابت اور ماخوذ ہو، شریعت کا حکم متصور ہوگا۔

(د) ایسے احکام، جو اُمت کے مسلّمہ اور مستند فقہاء (مجتہدین) نے قرآنِ پاک، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ اُمت کے قیاس و اجتہاد کے ذریعے مستنبط کرکے مدون کئے ہیں، شریعت کے احکام متصور ہونگے۔"

یہ بل عوامی حلقوں کی آراء و تجاویز کے لیے مشتہر کیا گیا تو اہلحدیث کے لیے ایک عجیب و غریب صورت حال پیدا ہو گئی ــــ ایک طرف نفاذِ شریعت اس کے دل کی آواز تھی، اس کے خوابوں کی تعبیر اور اس کی آرزوؤں کی تکمیل تھی، کہ جس کے لیے ہر دور میں مخلصانہ مساعی اس کا شیوہ رہا ہے۔ اور نفاذِ شریعت بل چونکہ اسی سلسلہ کا ایک اقدام تھا، لہٰذا اس بل سے لاتعلق رہنا بھی اس کے لیے مشکل تھا۔ لیکن دوسری طرف اس بل میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کی تعریف درست نہ تھی، چنانچہ اس سے کلی اتفاق کرنا بھی اس کے لیے ناممکن ہے ــــ اس نے درمیانی اور درست راہ اختیار کی، کہ پہلے بل کو خامیوں سے پاک کیا جائے، پھر اس کے نفاذ کی کوششیں بھی ہونی چاہئیں ــــ اسی بناء پر اس نے مطالبہ کیا کہ شریعت کی تعریف سے متعلق اس بل کی دفعہ ۲، شق (۱) کے آخر میں "اور وہ کتاب وسنت ہے" کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے ــــ یعنی:

"شریعت سے مراد دین کا وہ خاص طریقہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیا ہے، اور وہ کتاب وسنت ہے!"

ــــ یوں شریعت کی تعریف مکمل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس دفعہ کی بقیہ شقوں (ب، ج، د) کی کوئی ضرورت نہیں، بل سے انہیں حذف کر دیا جائے۔ بالخصوص اس لیے کہ یہ شقیں قرآن وسنت کی تشریح وتعبیر سے متعلق ہیں، جس کی وضاحت کے لیے مستقل دفعہ ۱۲ بل میں موجود ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

"قرآن وسنت کی وہی تعبیر معتبر ہوگی جو اہل بیت عظام، صحابہ کرام اور مستند مجتہدین کے علم اصول تفسیر اور علم اصول حدیث کے مسلمہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہو!"

اہلحدیث نے یہ آواز بروقت اٹھائی اور پوری توانائیوں کے ساتھ اٹھائی ــــ تحریروں، تقریروں، پمفلٹوں اور رسالوں میں اسے مستقل موضوع بحث بنایا اور اپنے موقف کی تائید میں عقلی اور نقلی دلائل فراہم کئے ــــ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"شریعت وہ خاص طریقہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعے بندوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اور وحی صرف اور صرف کتاب وسنت ہیں۔ جبکہ انسانی اجتہادات نیز مختلف فرقوں کی فقہیں، خود ان فرقوں کے نزدیک بھی وحی نہیں ہیں ــــ آج تک حنفی جعفری وغیرہ، خود پر تقلیدی جمود کے طعن کا یہی جواب دیتے چلے آئے ہیں کہ ہماری فقہیں شریعت کی ایک تشریح ہیں، خود شریعت نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں فقہیں متعدد ہیں۔ اور "چاروں مذاہب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برحق" کا مقولہ بھی مقلدین کے ہاں مشہور ہے۔ جبکہ اس بل کی دفعہ ۲، شق (د) میں مستند فقہاء کے مدون قیاس و اجتہاد کو شریعت شمار کیا گیا ہے، جو خود اہل مذاہب کے نقطۂ نظر سے بھی صحیح نہیں۔ بایں ہمہ اگر قیاسات و اجتہادات کو شریعت قرار دیا جا رہا ہے، تو یہ فقہ کو شریعت باور کرانے کی ایک بہت بڑی جسارت ہے۔ جس کی بناء پر اگر ایک طرف ان مذاہب کے ائمہ کو صاحبِ وحی قرار دیتے ہوئے مسندِ نبوت پر متمکن کر دینا لازم آتا ہے، اور جس کی زد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کے عقیدہ پر بھی پڑتی ہے، تو دوسری طرف متعدد فقہوں کے ہوتے ہوئے، متعدد شریعتوں کا ماننا بھی لازم آئے گا، جبکہ شریعت صرف اور صرف ایک ہے!"

ظاہر ہے، اہلحدیث کے اس ٹھوس، سچے اور کھرے موقف سے کسی کو بھی مجالِ انکار نہ تھی، پھر بات بھی ہر ایک کی سمجھ میں آنے والی تھی ——— اس پر مستزاد یہ کہ ۲۵ر اپریل ۱۹۸۶ء، جو شریعت بل کے سلسلہ میں تجاویز و آراء کی وصولی کی آخری تاریخ تھی، اس تاریخ سے ۱۷ روز قبل، ۸ر اپریل ۱۹۸۶ء کو اہلحدیث نے لاہور میں "علمائے اہلحدیث کنونشن" کا انعقاد کیا، جو بلاشبہ اہلحدیث کا ایک ملک گیر نمائندہ اجتماع تھا اور جس میں ایک ہزار کے قریب اہلحدیث علماء جمع ہوئے۔ اس کنونشن میں تقریروں اور مقالات کے ذریعے اہلحدیث نے اپنے موقف کی خوب خوب وضاحت کی۔ اور ملک بھر میں شاید ہی کوئی روزانہ اخبار ایسا ہو گا، جس نے اس کنونشن کی کارروائی اور اس میں پاس ہونے والی قراردادوں کو شائع نہ کیا ہو ——— اس کنونشن کے نتیجہ میں اہلحدیث کا جو متفقہ مطالبہ ابھر کر سامنے آیا، وہ یہ تھا کہ:

"بل کی دفعہ ۲، شق (ا) میں "جو کتاب و سنت ہی ہے" کے الفاظ کا اضافہ کر کے اس دفعہ کی شق ب، ج، د کو حذف کر دیا جائے تو متذکرہ شریعت بل جملہ مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول ہو سکتا ہے!"

چنانچہ ۲۵ر اپریل ۱۹۸۶ء تک سینیٹ کو شریعت بل کے سلسلہ میں ۱۴ لاکھ کے قریب آراء وصول ہو چکی تھیں، جن میں سے ننانوے فیصد آراء اس کے حق میں تھیں۔ اور ان تائیدی آراء میں سے ایک کثیر تعداد ان تجاویز کی تھی جو اہلحدیث کے موقف پر مبنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ کیونکہ اہلحدیث نے اس کے لیے دستخطی مہم چلانے کے علاوہ پریس کانفرنسوں میں بھی یہی مطالبہ بار بار دہرایا تھا۔

بلاشبہ اہلحدیث نے اس سلسلہ میں "اُمّتِ وسط" کا کردار ادا کیا تھا اور اس کی یہ آواز جملہ مسلمانوں کے لیے دعوتِ اتحاد بھی تھی۔ جس کو قبول کر لینے سے "فقہ حنفی بمقابلہ فقہ جعفری" کا تنازعہ بھی ختم ہو سکتا تھا۔ لہٰذا نہ صرف اس کی خوب خوب پذیرائی ہوئی، بلکہ اسی کا یہی موقف "متحدہ شریعت محاذ" کی تشکیل اور "متفقہ ترمیمی شریعت بل ۱۹۸۶ء" کی ترتیب کی بنیاد بھی بنا! —— جس کے بعد ۲۴ ستمبر ۱۹۸۶ء کو فلیٹیز ہوٹل لاہور میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور جس میں ملک کے جملہ مکاتبِ فکر کے علماء نے شرکت کی —— اس پریس کانفرنس کا مکمل متن، جسے ان تمام مکاتبِ فکر کے مشترکہ اعلامیہ کی حیثیت حاصل ہے، ہم قارئین کی طبعِ نازک کے احساس کے باوجود نقل کرنے پر مجبور ہیں، کہ اس کے بغیر یہ کہانی نامکمل رہے گی اور جس کا ہر ہر جملہ قابلِ غور ہے:

"برِ صغیر پاک و ہند کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے متحد ہو کر کوئی تحریک چلائی تو ان کے سامنے بڑی بڑی جابر قوتوں نے گھٹنے ٹیک دیئے۔ —— خود پاکستان کا وجود برطانوی سامراج اور ہندو اکثریت کے علی الرغم مسلم اقلیت کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے —— ماضی قریب میں علماء اور مشائخ کی قیادت میں مسلم عوام اٹھے تو نہ صرف قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا پڑا بلکہ نظامِ مصطفیٰ ؐ کے مطالبے کے سامنے مضبوط کرسی بھی نہ ٹھہر سکی۔

پاکستان کی پہلی اسمبلی کی طرف سے قراردادِ مقاصد کی منظوری اسی اسلامی جذبے کی مرہونِ منت تھی، لیکن پھر اسلام کے عملی نظام کے خلاف لادین، اور ملک کی نظریاتی اساس کے مخالف عناصر نے یہ پروپیگنڈا کیا کہ مسلمان شریعت پر متفق نہیں ہو سکتے، لہٰذا محمدیؐ شریعت کا نفاذ ممکن نہیں۔

آج ہم جملہ مکاتبِ فکر کے نمائندے ببانگ آواز ہیں کہ ہم نفاذِ شریعت کے لیے متحد ہیں اور ان شاء اللہ متحد رہیں گے۔ پاکستان کی اسلامی ریاست کے دستور کے لیے ہمارے اکابرین نے اسی چیلنج کا جواب بائیس نکات کی صورت میں دیا تھا اور انہی ۲۲ نکات کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم قانونی پہلو کی تکمیل کے لیے متفقہ شریعت بل تیار کیا گیا ہے۔ افسوس کہ جس طرح ملک کے اکتیس[۳۱] جید علماء کے متفقہ بائیس نکات کو آج تک قانونی حیثیت نہ دی گئی، اسی طرح آج بھی شریعت بل سے پہلو تہی کی جا رہی ہے۔

ہم حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ متفقہ شریعت بل، تحریکِ نظام مصطفیٰؐ کا ہی ایک تسلسل ہے۔ خود جنرل ضیاء الحق کا اقتدار اسی تحریک کے طفیل ہے اور ریفرنڈم کے بعد موجودہ سول حکومت کا جواز بھی اسلامی نظام کی تکمیل کے وعدے پر قائم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے باوصف جملہ مکاتبِ فکر کا مطالبہ تسلیم نہ کرنا ملک و ملّت کے لیے خطرناک ہوگا۔ کیونکہ نفاذِ شریعت کا مسئلہ سیاست بازی کا نہیں ملک و ملت کی بقا کا (مسئلہ) ہے۔ شریعت بل کے مشتہر ہونے کے بعد اس پر آراء سامنے آئیں تو ضرورت محسوس کی گئی کہ بل کے مندرجات کو قانونی شکل دینے کے لیے بعض ترامیم کی جائیں اور اس تاثر کو بھی قطعی طور پر ختم کر دیا جائے کہ مجوزہ شریعت بل متفقہ نہیں ہے۔ چنانچہ اب جملہ مکاتبِ فکر کے نمائندوں نے بل کو متفقہ بنا لیا ہے۔ بالخصوص دفعہ ۲ اور ۱۲ پر چونکہ اختلافی آراء سامنے آئی تھیں، ان میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ جس سے فرقہ واریت اور اختلافی ہونے کا سدِّباب ہو گیا ہے۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ نویں آئینی ترمیم، شریعت بل کا متبادل نہیں ہے، بلکہ حکومت نے نظامِ مصطفیٰؐ کے مکمل نفاذ سے بچنے کے لیے اس کا سہارا لیا ہے، جس سے نفاذِ شریعت کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

ہم دو ٹوک الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ ہم سب نے متحد ہو کر مکمل نفاذِ شریعت کے لیے ملک گیر تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اسی سلسلہ میں ۱۱؍ اکتوبر کو "کل پاکستان نفاذِ شریعت کنونشن" ہوگا۔ جس میں تمام مکاتبِ فکر کے ہزاروں علماء ملک بھر سے شریک ہوں گے۔ لہٰذا رابطہ کمیٹیوں نے ملک گیر دورے شروع کر دیئے ہیں۔

حکومت، اور شریعت کے مخالفین کو ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ علماء، نفاذِ شریعت کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ـ ان شاء اللہ!"

۳۰؍ اگست ۱۹۸۶ء کو "متفقہ ترمیمی شریعت بل" پر دستخط ہوئے ــــ دستخط کرنے والوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں مولانا محمد عبدالقیوم، ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان)، حافظ عبدالرحمان مدنی رابطہ علمائے اہلحدیث پاکستان، مولانا محمد اجمل عفرلہ، نائب امیر مرکزیہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان، جناب محمد اسلم سلیمی نائب قیم جماعت اسلامی پاکستان اور میاں شیر عالم ایڈووکیٹ لاہور، نائب صدر ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس، شامل تھے!

—— یوں متفقہ شریعت بل تیار ہو چکا تھا —— شریعت کی اس تعریف پر کہ "شریعت سے مراد قرآن وسنت ہیں" جملہ مکاتبِ فکر کا اتفاق ہو چکا تھا —— "متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل ہو چکی تھی —— جملہ مکاتبِ فکر کے متحد ہونے اور متحد رہنے کا اعلان کیا جا چکا تھا —— حکومت' اور شریعت مخالف عناصر کو نفاذِ شریعت کے لیے ملک گیر تحریک چلانے کا الٹی میٹم دیا جا چکا تھا —— ابتدائی مرحلے پر ۱۱ اکتوبر کو "کل پاکستان نفاذِ شریعت کنونشن" کے انعقاد کی اطلاع دی جا چکی تھی —— تیاریاں ہو رہی تھیں —— پھر یہ دن آیا بھی اور کنونشن بھی منعقد ہوا —— بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث ایک ہی سٹیج پر موجود، ایک ہی مسجد میں جمع، تقریریں کر رہے اور سن رہے تھے —— محبت، پیار اور خلوص کے اظہار ہو رہے تھے —— باہم مسکراہٹوں کے تبادلے ہو رہے تھے، اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ نفاذِ شریعت بس اب چند ہی دنوں کی بات ہے —— لیکن . . . .

. . . لیکن ابلیسِ لعین بھی کہیں قریب ہی کھڑا مسکرا رہا تھا!

چنانچہ پھر نہ جانے کیا ہوا؟ —— متضاد خبریں، متضاد بیانات آنے لگے —— کھچڑی سی پکنے لگی —— اہلحدیث سے ہٹ کر بالا ہی بالا فیصلے ہونے لگے —— متفقہ شریعت بل کی بجائے فقہ حنفی کے نفاذ کی صدائے بازگشت بھی سنائی دینے لگی —— اہلحدیث سمجھ گئے کہ مقلدین کی نیتوں میں فتور آ چکا ہے —— اب ان کا کھچا کھچا رہنا لازمی تھا، للذا انہیں منانے کی کوششیں بھی ہوتی رہیں —— ظاہر ہے، متحدہ شریعت محاذ میں اب وہ اتحاد، وہ پہلا سا دم خم باقی نہ رہا تھا —— اس کے باوجود حکومت کے سر پر شریعت بل اور شریعت محاذ کا ہوا سوار تھا —— وہ پینترے پہ پینترا بدلنے لگی، کبھی پرائیویٹ شریعت بل کے بالمقابل سرکاری شریعت بل کو لانا چاہا، تو کبھی اسی مقصد کے لیے نویں ترمیم کو انتہائی عجلت میں پاس کرانا چاہا —— ادھر اخبارات میں، شریعت مخالفین کے بیانات اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین بھی، شریعت سے ان کے خوف کا صاف پتہ دیتے تھے ــــــ لیکن نہیں جانتے تھے کہ وہ بدستور فیتمند ہیں ــــــ شریعت محاذ نہ جانے کہاں لمبی تان کر سو چکا تھا!

ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا ــــــ ۴ / اپریل ۱۹۸۸ء کو مینارِ پاکستان کے سبزہ زار میں "نظامِ شریعت کانفرنس" کے انعقاد کا اعلان ہوا، لیکن متحدہ شریعت محاذ کی طرف سے نہیں، تنہا جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے ــــــ کانفرنس ہوئی، اور بالآخر بلی تھیلے سے باہر آ ہی گئی ــــــ اعلان ہوا کہ:

"ملک میں فتاویٰ عالمگیری کو رائج کیا جائے"!

ــــــ اور:

"ہم مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں"!

اول الذکر اعلان کرنے والے مولانا "محمد اجمل عفرلہ" تھے، جنہوں نے اُس شریعت بل پر اپنے دستخط ثبت فرمائے تھے جس میں شریعت کی تعریف یوں درج تھی کہ: "شریعت سے مراد قرآن وسنت ہیں!" ــــــ لیکن اب اس اعلان کے ذریعے انہوں نے فتاویٰ عالمگیری کو شریعت اور کتاب وسنّت کا متبادل قرار دے دیا تھا، جبکہ ثانی الذکر اعلان کرنے والے مولانا سمیع الحق، یکے از محرکینِ شریعت بل، سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام تھے!

ــــــ تقلید کی محبت نے اپنا کرشمہ دکھلا دیا تھا ــــــ مقلّدین نے اتباعِ کتاب وسنّت پر تقلیدِ شخصی کو ترجیح دے ڈالی تھی ــــــ فانا للہ وانا الیہ راجعون!

ــــــ مزید برآں، تضادات ملاحظہ ہوں کہ اسی کانفرنس میں شریعت بل منظور کرنے پر بھی زور دیا گیا اور دھمکی دی گئی کہ اگر شریعت بل پیش نہ کیا گیا تو تحریک چلائی جائے گی۔ چنانچہ شریعت بل ہی کے دوسرے محرک مولانا قاضی عبد اللطیف نے کہا کہ:

"تین برس سے ہم حکومت سے اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں، آج تک انہیں توفیق نہیں ہوئی کہ ہمارے پرائیویٹ شریعت بل پر کوئی اعتراض کر سکیں!"

اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ پرائیویٹ شریعت بل کون سا ہے؟ خود ان کا اپنا پیش کردہ بل، یا متحدہ شریعت محاذ کا متفقہ ترمیمی شریعت بل؟ ــــــ اگر یہ متفقہ ترمیمی شریعت بل ہے تو اس کی رو سے فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ کی کوئی گنجائش نظر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آتی۔ اور اگر اس سے مراد ان سینیٹر حضرات کا اپنا پیش کردہ بل ہے، تو ہم بتلا چکے ہیں کہ اس میں فقہ کو شریعت قرار دینے کی جسارت کی گئی تھی ــــ اور یہ کام ان سے قبل ان کے اُن اکابرین میں سے بھی کسی نے نہیں کیا جن کے وہ مقلد ہیں، بلکہ یہ انہی کے ماتھے کا جھومر ہے ــــ چنانچہ مولانا مفتی مقبول الرحیم صاحب کے بقول برصغیر میں "مولانا شیخ الہند سے لے کر اب تک جمعیت نے نفاذِ فقہ حنفی کو اپنا موقف نہیں بتایا!"

ــــ اور مولانا شبیر احمد عثمانی تو وہ بزرگ ہیں کہ جو قرار دادِ مقاصد پیش کرنے والوں میں شامل ہیں ــــــــــ جبکہ قرار دادِ مقاصد میں واضح طور پر "مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق، جو قرآنِ مجید اور سنتِ رسول میں متعین ہیں، ترتیب دینے" کی بات کی گئی ہے ــــ اس کے باوجود اس کانفرنس میں فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ کی بات کی گئی اور مولانا سمیع الحق یہ فرما رہے ہیں کہ: "ہم مولانا شبیر احمد عثمانی کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں"!

ــــ گویا انہی کے راستے پر چلنے کی خوشخبری سنانے کے باوجود، خود انہی سے وفا نہیں کی گئی! ــــ اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

"ہاتھی کے دانت کھانے کے اَور، دکھانے کے اَور!"

یارو، کوئی کس پر اور کہاں تک اعتماد کرے؛ اب تو علمائے دین نے بھی اپنا بھرم کھو دیا ہے! ــــ نفاذِ شریعت بل کو جس قدر شہرت اور پذیرائی ملی، شاید اس ملک کی تاریخ میں تحریکِ نظامِ مصطفےٰ کے بعد شہرت و پذیرائی کے لحاظ سے یہ دوسرے نمبر پر ہے ــــ یہ حقیقت ہے کہ علماء متحد رہتے، تو اب تک حوالوں کو ان کی تعبیر مل چکی ہوتی ــــــ لیکن مقاصد سے انحراف کیا گیا، عہد توڑ ڈالے گئے، بلند بانگ دعووں کی بھی لاج نہ رکھی گئی ـ اور یہ کہنے کے باوجود کہ، نفاذِ شریعت ملک و ملت کی بقا کا مسئلہ ہے، کوئی سیاست بازی نہیں ــــ اسے سیاست بازی ہی بنا دیا گیا!

ــــ پاکستان میں عرصہ چالیس سال سے یہی کچھ ہو رہا ہے۔ ماضی قریب میں قومی اتحاد نے بھی وہی داستان رقم کی، جو اب متحدہ شریعت محاذ کے ان مقلدین راہنماؤں نے رقم کی ہے ــــ اہلحدیث سے انہیں یہ شکوہ نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے ان سے تعاون نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، کہ وہ تو ان ہر دو تحریکوں میں ان کا ہراول دستہ تھے ___ ہاں اہلحدیث کو ان سے یہ شکوہ بجا ہے کہ انہوں نے رسمِ وفا نہیں نبھائی ___ نہ عوام سے کٹے گئے وعدوں کا پاس انہیں لاحق ہُوا، نہ خدا اور رسولؐ کی شرم ہی انہیں دامنگیر ہوئی ___ نتیجہ سامنے ہے کہ یہ ملک اب مسلسل اور بڑی تیزی سے الحاد و لادینیت کی راہ پر گامزن ہے ___ ہم واضح لفظوں میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کتاب و سنت سے اعراض کرکے فرقہ بندیوں کو پالنے والوں ہی نے اس ملک کو اس حال تک پہنچایا ہے ___ منزل اگر قریب آ آ کر ہم سے روٹھ روٹھ جاتی رہی تو اس کی بڑی وجہ تو یہی ہے! ___ لہٰذا اگر انہیں ملک و ملت کی بقا کے ساتھ ساتھ اپنی اخروی سلامتی کا بھی کچھ احساس ہے تو انہیں اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کرنا ہوگی ___ کتاب و سنت کے شفیق دامنوں میں پناہ لینا ہی ہوگی ___ ورنہ کل کو وہ خدا کے ہاں بھی کس منہ سے جائیں گے؟ وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

ردِّ تقلید اور حدیث کے حجتِ شرعیہ ہونے پر

حجیتِ حدیث

شیخ ناصر الدین البانی کی مایہ ناز کتاب

ترجمہ ___ حافظ عبدالرشید اظہر

ضخامت ___ صفحات

قیمت ___ ۹ روپے صرف

ناشر: ادارہ محمدیہ ۹۹ جے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

• قلمی معاونین اپنی نگارشات صاف ستھرے کاغذ پر ایک طرف خوشخط تحریر فرمائیں جزاکم اللہ!
___ محدث میں صرف غیر مطبوعہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ